خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ
۲۸۔ جنوری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
خطبہ نمبر ۲
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۲۲ | ہفتہ ۔۲۶ شعبان ۔۱۴۱۵ھ ۲۸' صلح ۱۳۷۴ھش ۲۸' جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مال یا جاہ وحشمت کا تصوّر کرکے اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے والا متکبر ہے

وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ وحشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی' اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال ودولت عطا کردے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعاؤں کے بعد اصل طاقت ہمارے معاشرہ کے حسن کی طاقت ہے

اگر دل کو درست نہیں کریں گے تو نصائح کا کچھ بھی فائدہ نہیں

غصّے کے وقت اللہ کی پناہ مانگنا غصّے کو دور کرنے کا علاج ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۹ فتح ۱۳۷۳ھش (۹۔ دسمبر ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کا متن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا'

اندھیرے اور روشنی کی جنگ

"(۔) جماعت کی تربیت کی جو میں کوشش کر رہا ہوں اسی سلسلے کا آج کا خطبہ بھی ہے اور بعض احادیث کے حوالے سے معاشرے میں موجود خرابیوں کو دور کرنے کی سعی کی جائے گی۔ اللہ دلوں کو توفیق بخشے کہ ان عظیم نصائح کو جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سینہ سے پھوٹیں اور پہلے سے نور بن کے آسمان سے اتری تھیں۔ ان نصائح کی روشنی میں اپنے سینوں کے ظلمات کو دور کر سکیں۔ یہ جنگ روشنی اور اندھیرے کی جنگ ہے۔ اور قرآن کریم اس مضمون کو اسی طرح بیان فرماتا ہے۔ جہاں فرمایا (۔) وہاں یہی مضمون ہے کہ جب صداقت کی روشنی آتی ہے تو جھوٹ کے اندھیرے بھاگ جاتے ہیں (۔) ان اندھیروں کے مقدر میں بھاگنے کے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ لیکن اگر اندھیرے موجود رہیں نور آجائے تو سوال یہ ہے کہ جھوٹا کون ہے؟ وہ سینے جھوٹے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے نور مصطفوی کو سینے میں داخل تو کیا تھا مگر اندھیرے باقی رہے۔ لازماً وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے اندر قرآن کی نصائح داخل ہوئیں حدیث کی نصائح داخل ہوئیں اور پھر بھی وہ اسی طرح کے اسی طرح رہے جیسے پہلے تھے پس اصل میں (۔) بات سچی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں دل اندھے ہوتے ہیں۔ روشنی آنکھ بظاہر دیکھتی رہتی ہے لیکن اس روشنی کا مفہوم دل کو سمجھ نہیں آتا۔ پس اندھے دلوں کے اندھیرے زائل اور باطل نہیں ہوا کرتے۔ وہ اسی طرح باقی رہتے ہیں۔

دلوں کو درست کریں

پس اگر دل کو درست نہیں کریں گے تو ان نصائح کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اندھے دلوں پر یہ نصائح پڑتی ہیں لیکن روشنی نہیں پہنچاتیں اور بظاہر آنکھ دیکھ بھی رہی ہے۔ صاحب عقل صاحب شعور لوگ دکھائی دیتے ہیں۔ تعلیم یافتہ بھی ہوتے ہیں ان میں سے بے تعلیم بھی لیکن سمجھ دار۔ اور پھر بھی نصیحت سنتے ہیں اور اثر نہیں پڑتا۔ تو ان کی بات میں کر رہا ہوں ان کے لئے ہمیں دعا بھی کرنی چاہئے۔ اور سمجھانے کی اس طرح کوشش کرنی چاہئے جیسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کے کسی کو جگایا جا رہا ہو۔ تعجب ہوتا ہے کہ بعض دفعہ اتنی مرتبہ نصائح کی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ بعض جماعتوں کو مخاطب کر کے کہ دیکھیں آپ میں یہ کمزوری ہے ٹھیک کریں ورنہ آپ کا ایمان ضائع ہو جائے گا اور آپ کو جو خدا نے توفیق دی ہے ماحول میں تبدیلی پیدا کرنے کی اس سے محروم رہیں گے ان لوگوں کا گناہ بھی آپ کے سر ہوگا۔ جو آپ کے اندرونی جھگڑوں کی وجہ سے احمدیت کے فیض سے محروم رہ گئے۔ بہت لوگ سنتے ہیں اور عمل کرتے ہیں کچھ ایسے ہیں جو گانٹھوں کی طرح پڑے رہتے ہیں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اس وقت قرآن کریم کی اس آیت کا مفہوم سمجھ آتا ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ ہی ہے۔ جو اندھے دلوں کو بھی توفیق بخشے تو بخش سکتا ہے۔ جو دیکھیں وہ دل کی آنکھ سے بھی دیکھ رہے ہوں۔ اور جب دل کی آنکھ سے محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور کو دیکھیں گے تو لازماً انسانی دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔

قرض میں منافع کے نام پر سود

حضرت رسول کریم ﷺ نے قرض کے متعلق بھی مختلف پہلوؤں سے نصیحتیں فرمائی ہیں۔ اور بہت سے جھگڑے ہیں جن کا قرضوں سے تعلق ہے۔ اور قرضوں کا جو معاملہ ہے وہ سب سے زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے کیونکہ نیتیں لکھی نہیں جاتیں اور ہر شخص اپنی نیتوں کو مختلف بیان کرتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ کہتے ہیں۔ اس نے ہم سے قرض لیا تھا۔ وہ واپس نہیں کر رہا۔ اور جب بات ٹٹولی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے اس قرض کے ساتھ منافع کے نام پر کچھ سود بھی وابستہ تھا۔ اور جب سود ساتھ شامل ہو گیا تو اس کو قرض کہنا ہی ناجائز ہے۔ یہ تو فاسق سودا ہے۔ اور پھر جب مزید تحقیق کی جاتی ہے تو بعد میں پتہ چلتا ہے کہ تین لاکھ قرض لیا تھا ۴۵ ہزار وہ واپس کر بیٹھا ہے۔ مطالبہ تین لاکھ اور کچھ کا ابھی باقی ہے۔ کیونکہ وہ درحقیقت منافع کے نام پر سود خوری تھی۔ اگر اس کو وہ واقعۃً دیانت داری سے تجارتی قرضہ سمجھتے تھے یا سمجھتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ شخص جو تقریباً کنگال ہوا بیٹھا ہے۔ وہ ان کا دین دار ہی نہیں بنے گا۔ کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

تجارت کے معاملات اور ہیں اور سود کے معاملات اور ہیں۔ اگر آپ منافع کہنے پر مصر ہیں تو جس شخص کے پاس اپنی رقم منافع اور تجارت کے لئے لگائی تھی اگر وہ کنگال ڈوب گیا ہے تو آپ کا بھی ڈوب گیا ہے۔ وہ الگ اوپر کھڑا نہیں رہا۔ اس کے ساتھ ہی ڈوبا ہے وہ بھی۔ اس لئے وہ دین دار ہی نہیں بنتا۔ اس لئے دونوں اطراف اپنی کوشش کر کے اپنی دیانت داری کے حوالوں کے ساتھ' ہم نے بڑی محنت سے حق حلال کی کمائی کی تھی ہماری جو یہ شخص ظالم لے کے بیٹھ گیا ہے۔ اس ظالم سے پوچھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اتنا تو وہ سود دے بیٹھا ہے۔ منافع کے نام پر اور ابھی پوری رقم اور اس کے اوپر مطالبے جاری ہیں۔ تو میں ایسے لوگوں کو کہا کرتا ہوں کہ قضاء میں جاؤ اور قضاء سے فیصلہ کرواؤ کہ یہ کیا چیز تھی۔ اگر تم مصر ہو کہ یہ تجارت تھی تو پھر لازماً تمہیں اس نقصان میں شریک ہونا پڑے گا۔ جس کو تم کہتے ہو کہ اس نے قرض لیا تھا۔ کیونکہ تجارتی قرضے میں نفع نقصان کا انسان ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور اگر یہ سود تھا تو یہ حرام کام کیا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ تمہیں بقیہ اصل زر دلوایا جا سکتا ہے کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اصل زر تک معاملہ پھر رہے گا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ لیکن جس قدر تم نے منافع کے نام پر لیا تھا وہ اصل زر کی واپسی شمار ہوگی۔ تو اس قسم کے جھگڑے جو نیتوں کی خرابیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور تحریر میں نہیں آرہے ہوتے ان سے بہت سے نقصان پہنچتے ہیں۔

قرض کی بروقت واپسی کی تلقین

اور جہاں تک عام روزمرہ کا دستور ہے جس شخص میں قرض کی ادائیگی کی توفیق ہے اسے ضرور قرض ادا کرنا چاہئے اور لیت و لعل کرنا اور ٹالنا یہ بہت بڑے گناہ کی بات ہے اور اس سے ساری سوسائٹی میں ضرورت مند مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ سوسائٹی کا اعتماد ہے جس کے نتیجہ میں معاملات میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایک سوسائٹی کے متعلق یقین ہے کہ یہاں قرضے واپس کئے جائیں گے حسب توفیق واپس کئے جائیں گے اور سوسائٹی کا نام نیک ہو جائے تو پھر بڑی سہولت اور آسانی کے ساتھ غریبوں کی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں اور وہ ضرور واپس کرتے ہیں اور اس میں امارت اور غربت کا فرق نہیں ہے۔ دل کی شرافت کا فرق ہے۔

دیانت دار مقروض کی ایک مثال

بعض ایسے غریب لوگ ہیں اور ایسی غریب قومیں ہیں جن کا بمشکل گزارا ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن جب بھی ان کو قرضہ دیا جاتا ہے' ان میں سے کسی کو' وہ اپنے وعدے کے مطابق واپس کرتے ہیں۔ خواہ ان کو اپنی تجارت بیچنی پڑے۔ اب غانا کا معاملہ ہے۔ ابھی دو دن ہوئے میرے پاس ایک معاملہ پیش ہوا۔ غانا جیسے بعض غریب ملکوں میں ہم نے یہ سکیم شروع کی ہوئی ہے کہ جن لوگوں کو پاؤں پر کھڑا کرنا ہے ان کو پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے تجارتی قرضہ دیتے ہیں۔ اور سہولت دیتے ہیں کہ اپنی مرضی سے بتاؤ کب تک واپس کر سکو گے۔ تو وہ ایک شخص جس کو قرضہ دیا گیا تھا۔ اس کی واپسی کی مدت آگئی اس نے ایک ایک پائی واپس کی لیکن ساتھ یہ لکھا کہ میں نے واپس کر دیا ہے لیکن میری تجارت کو اس روپیہ نکالنے کی وجہ سے ایسا دھکا لگا ہے کہ پھر میرا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا ہے۔ تو میں نے اسی وقت ان کو سہولت دوبارہ دلوا دی۔ کیونکہ وہ شرافت ہے جو بولتی ہے تو اثر رکھتی ہے۔ ایک دیانت دار کی بات میں بڑی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ نہ دیتا اور ٹالتا رہتا جیسے کہ ہمارے ملک میں اکثر پاکستان میں خصوصیت سے ہندوستان میں بھی عموماً یہ بات پائی جاتی ہے۔ ہندوستان میں عموماً میں نے اسلئے کہا ہے کہ مجھے ذاتی طور پر علم نہیں لیکن پاکستان کو تو میں جانتا ہوں۔ کہ قرضہ دیا اور واپسی کی نوبت ہی نہیں آرہی۔ صاحب توفیق بھی ہے تب بھی نہیں دے رہا۔ اور اگر توفیق نہیں ہے تو پھر بھی ٹالتا ہے۔ وقت کے اوپر آکر ذمہ داری کا نمونہ نہیں دکھاتا۔ اور کہتا ہے اچھا جی آج نہیں کل دے دیں گے کل نہیں پرسوں دے دیں گے اور جو ٹالنا ہے اس میں جھوٹ ہوتا ہے۔ اگر ٹالنے میں مجبوری ہو تو وہ ٹالنا قابل برداشت ہے۔ لیکن جس ٹالنے میں پتہ ہے کہ میں نے نہیں دینا اس میں وہ پھیرے ڈلوانے والی بات ہے۔ اور وہ محسن جس بیچارے نے اپنی ضرورت کاٹ کر یا زائد میں سے کچھ رقم ایک دفعہ دے دی وہ ایسا اس کی نظر میں برا بن جاتا ہے۔ کہ وہ گویا ظلم کرنے آرہا ہے۔ جب اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ اس کو آگے سے پھر سختی سے جواب دیتا ہے۔ میرا پیچھا چھوڑو۔ نہیں ہے اس وقت۔ میں نہیں دے سکتا۔ تو بدتمیزیاں بھی ساتھ شروع ہو جاتی ہیں۔ تو چھوٹے چھوٹے معاملات میں اگر نیتیں گندی ہوں تو ساری سوسائٹی کے معاملات گند سے بھر جاتے ہیں۔ تعفن پیدا ہو جاتا ہے اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اسی بناء پر لڑائیاں بڑھیں اور بہت بڑھ گئیں اور مار کٹائیاں بھی ہوئیں کہ ایک شخص غریب نے قرضہ دے دیا تھا کسی کو۔ وہ مطالبے کے لئے جاتا رہا۔ حتی کہ اس کے بچوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور اس کو زدو کوب کیا اور کہا تم ہوتے کون ہو ہمیں تنگ کرنے والے آنحضرت ﷺ نے جو قرض کے معاملے میں اپنی سنت قائم فرمائی ہے اور نصیحتیں فرمائی ہیں وہ اتنی واضح ہیں کہ ان کے بعد سوسائٹی میں کسی قسم کے قرض کے تعلق رکھنے والے دکھ کے باقی رہنے کی۔

استطاعت رکھنے والے مقروض کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

اسی سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ بخاری سے حوالہ لیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "استطاعت رکھنے والے جب کہ سب کچھ موجود ہو قرض ادا نہ کرنا اور ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے جب تم میں سے کسی کا قرض کسی دولت مند کے ذمہ لگایا جائے اور وہ اس بات کو مان لے کہ قرض وہ ادا کر دے گا تو قرض خواہ کو یہ سپردگی اور حوالگی مان لینی چاہئے۔ اور بے جا ضد نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں دو باتیں ہیں۔ اول یہ کہ اگر تمہارے پاس توفیق ہے تو پھر لازماً" دو۔ ورنہ تم ظالموں میں شمار ہو گے۔ اور اگر توفیق نہیں ہے تو یہ کوشش کرو کہ کوئی ایسا شخص جو متمول ہو اور جس کو تم پر اعتماد ہو وہ ذمہ داری قبول کر لے۔ اور قرض خواہ کو یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ اس صورت میں کہ اگر وہ ذمہ داری قبول کر لیتا ہے تو تم یہ مان لیا کرو پھر اور تنگی نہ ڈالا کرو۔ ایسے موقعہ پر آنحضرت ﷺ کا خود اسوہ یہی تھا کہ ایک دفعہ مثلاً ایک یہودی نے آکر بہت سختی کی اور سخت کلامی کی۔ یہاں تک کہا کہ آپؐ کے خاندان کا یہی طریقہ ہے پرانا کہ قرض لیتے ہیں واپس نہیں کرتے اور خاندانی طعنہ آمیزی جو ہے آج کل بھی جاری ہے پرانے زمانے میں یہود کیا کرتے تھے۔ اور حدیثوں میں یہ روایت موجود ہے کہ ایسے موقعہ پر قرض خواہ پھر تنگ کرتا ہے گستاخی کرتا ہے۔ لیکن ایسے موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا غصہ آیا وہ موجود تھے۔ اور تلوار پر ہاتھ پڑا کہ ایسا بدتمیز اور بد اخلاق جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق زبان کھول رہا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا عمر نہیں' یہ نہ کرو۔ تمہیں یہ کرنا چاہئے تھا کہ مجھے حسن ادائیگی کی درخواست کرتے۔ اور اس کو حسن طلب کا طریقہ سکھاتے۔ کیسا پیارا کلام ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ سب دنیا کو دونوں باتیں سکھانے کے لئے آئے تھے۔ عجز اور انکسار کا یہ عالم ہے اور (۔) سکھانے کی خاطر اصل میں حضرت عمرؓ سے یہ کہتے کہ مجھے نصیحت کرتے۔ اس موقع پر جائز تھا۔ کوئی ہرج نہیں تھا۔ مجھے کہتے کہ یا رسول اللہ وقت کے اوپر دینا آپؐ ہی کی تعلیم ہے۔ خدا نے آپؐ کو عطا کی ہے اور یہ خود کہہ کر یہ نصیحت مانگنا بتاتا ہے کہ ایک ادنیٰ بھی آنحضرت ﷺ کی طبیعت پر یہ گراں نہ گزرتا۔ مگر صحابہؓ کا ادب تقاضا کرتا تھا کہ جن سے سیکھتے ہو ان کو سکھانے کی کوشش تو نہ کرو کم سے کم۔ تو دوسرے لفظوں میں جو بات آنحضور ﷺ نے نہیں فرمائی وہ حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ سمجھتے تھے۔ لیکن جہاں تک طلب کرنے والے کا تعلق ہے اس کو نصیحت کرنا یہ جائز نہیں تھا بلکہ ضروری تھا۔ کہ اسے کہا جاتا کہ دیکھو تم نے مطالبہ کیا ہے۔ تمہارا مطالبہ پورا ہو گا لیکن یہ باتیں بنانا جائز نہیں۔ لیکن اس نصیحت کے بعد آنحضرت ﷺ نے ایک ضامن وہیں سے لیا اور یہ نہیں فرمایا کہ یہ بعد میں دے گا۔ فرمایا جاؤ اس کو ابھی دو۔ اور جتنا حق ہے اس سے زیادہ دو۔

باوجود گستاخی کے سختی نہیں فرمائی

اور یہ بھی ایک نیا اسلوب داخل فرما دیا قرض لینے اور دینے کے معاملات میں کہ باوجود اس کے کہ وہ گستاخی کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ کوئی سختی نہیں فرمائی بلکہ اس کو اور زیادہ دینے کی نصیحت فرمائی۔ اور کہا کہ یہ سچ کہتا ہے جتنا جو وقت تھا اس سے کچھ اوپر گزر گیا ہے پس اگر توفیق نہیں ہے تو تب ایسے لوگ جن سے تمہارے تعلقات ہیں جن کو تم پر اعتماد ہے۔ وہ ایسے موقع پر مدد کر سکتے ہیں۔

اور فرمایا کہ جو قرض طلب کرنے والا ہے اگر ایسے موقعہ پر کوئی ضامن پیش کیا جائے خواہ وہ فوری ادائیگی نہ بھی کر سکے تو قرض کے طلب کرنے والے کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ سہولت دے۔

پھر یہ فرمایا ایک موقعہ پر کہ اگر تم تنگی دیکھتے ہو تو ضامن کے بغیر بھی ویسے ہی سہولت دے دیا کرو۔ اور اگر کوئی شخص قرض لے بیٹھا ہے اور مشکل میں مبتلا ہے تو مطالبہ کرنے میں بھی سختی نہ کرو۔ تو ایک طرف ادائیگی کرنے والے پر ذمہ داری ڈالی کہ اگر تمہیں توفیق ہے تو لازماً ادا کرو۔

مطالبہ کرنے والے کو ادب کی تلقین

دوسری طرف مطالبہ کرنے والوں کو ادب سکھایا کہ ایسے موقعہ پر مطالبے میں سختی نہیں کرنی چاہئے بلکہ جہاں تک ممکن ہے ڈھیل دینے کی کوشش کرو۔ یہ باتیں اگر ایک سوسائٹی میں داخل ہو جائیں تو لازماً ضرورت مند کی جائز ضرورتیں قرضوں کے ذریعے پوری ہو سکتی ہیں۔ اور قرضہ دینے والے کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی با اخلاق انسان جتنا قرضہ لیا ہے اس سے بھی زیادہ واپس کر دے اور کسی سود کی ضرورت نہیں ہے۔ سوسائٹی کے آپس کے معاملات آسان ہو جاتے ہیں۔ جیسے کسی مشین کو Lubricate کر دیا ہو۔ اچھی طرح اس میں مناسب تیل دے دیا جائے۔ تو کل پرزے چلتے ہیں لیکن آواز تک نہیں آتی۔ لیکن اگر یہ لبریکیشن کا انتظام نہ ہو تو چیخوں کی آوازیں شور کی آوازیں کھٹا کھٹ کی آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ مشینیں گرم ہو جاتی ہیں۔ گرم ہو کے جیم ہو جاتی ہیں۔ تو سوسائٹیوں کا بھی یہی حال ہے۔ وہ بھی بد اخلاقیوں سے گرم ہوتی ہیں۔ شور اور چیخوں کی آوازیں ان سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور پھر ایک موقعہ پر آ کر ان کے معاملات رک جاتے ہیں۔ اور روزمرہ کی ضرورت کی چیزیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ اقتصادی مشین کے پہیے چلتے چلتے جیم ہو جاتے ہیں۔ جام ہونا اردو کا محاورہ ہے۔ اصل انگریزی میں جیم کہتے ہیں۔ جیم ہو گیا۔ لیکن اردو میں جام لفظ چلتا ہے آجکل وہ جام ہو گیا یعنی پکڑے گئے خشکی کی وجہ سے ایک دوسرے سے رگڑ کر اب ان میں چلنے کی طاقت نہیں رہی جگہ نہیں رہی۔ کیونکہ پھر وہ سوج بھی جاتے ہیں ان میں بعض ذرات اٹک جاتے ہیں تو واقعتہ" وہ مشین پھر چلنے کے لائق نہیں رہتی۔ تو اس سے ساری قوم کو اقتصادی نقصان پہنچتا ہے جن دنوں میں یہ اعتماد اونچا ہو قوم کا۔ ان دنوں میں ساری قوم کی تجارت ترقی کرتی ہے۔

حضرت ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ آپ فقیہ تھے اور فقہ کے مضمون میں جو آپ کو سربلندی اور بلند مرتبہ نصیب ہوا ہے اس میں کوئی اور فقیہ آپ کا شریک نہیں ہے۔ سب دنیا میں سب سے زیادہ ہر دلعزیزی آپ کو عطا ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود ایسے بڑے تاجر تھے کہ اس زمانے کے لحاظ سے بھی کروڑ پتی تھے۔ اور وجہ ان کی دیانت تھی صرف' اور کچھ نہیں تھا۔ اس زمانے میں سوسائٹی میں دیانت ایک قدر تھی جس کی سب سے زیادہ قیمت پڑتی تھی۔ اور دیانت واقعتہ" ایک قدر ہے جس کی بہت بڑی قیمت پڑتی ہے۔ ایسی سوسائٹیوں میں بھی جہاں ایسے بحران آ جاتے ہیں کہ نوکریوں سے لوگوں کو باہر نکالا جاتا ہے۔

احمدیوں کی دیانت کا تذکرہ

بسا اوقات بعض احمدی مجھے بتاتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ ہمیں نکالا نہیں بلکہ ترقی دے دی۔ اور وجہ یہ بتائی کہ تم دیانت دار ہو۔ ہم جانتے ہیں ہمیں تم پر اعتماد ہے۔ اس لئے زیادہ تعلیم یافتہ اپنے ہم رنگ ہم نسل کو تو نکال دیا مگر ایک دوسری قوم سے تعلق رکھنے والے دیانت دار کو نہیں نکال سکے۔ کیونکہ اپنا نقصان تھا۔

ایک موقعہ پر مجھے پتہ لگا کہ ایک چنیوٹی خاندان ہے بہت امیر ان کا مطالبہ آیا ہے کہ ہمیں احمدی کارکن مہیا کرو۔ تو مجھے انہوں نے خط لکھا کہ اس طرح ہم سے مطالبہ ہے ہم کریں یا نہ کریں میں نے کہا ضرور کرو اور پتہ بھی کرو کیا بات ہے۔ مجھے علم تھا کہ کیا ہو گی لیکن میں سننا چاہتا تھا۔ تو انہوں نے اپنے منہ سے صاف اقرار کیا کہ بات یہ ہے کہ میرا تجربہ ہے کہ جتنے احمدی کارکن میں نے رکھے ہیں وہ غیروں کی نسبت زیادہ دیانت دار ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے میرا کوئی احسان نہیں ہے بلکہ میری مجبوری ہے۔

اور انگلستان میں بھی ایک ایسی جگہ ہے۔ ایک ایسا ادارہ ہے جہاں احمدیوں کو صرف اس غرض سے رکھا جا رہا ہے باوجود دینی مخالفت کے اور بڑے بھاری دینی دباؤ کے۔ کہ وہ مالک سمجھتا ہے کہ یہ زیادہ دیانت دار ہیں۔ ان پر میں اعتماد کر سکتا ہوں دوسروں پر ایسا اعتماد نہیں کر سکتا۔ تو دیانت سے بڑھ کر کوئی بڑا سرمایہ نہیں ہے۔ اگر (-) ایسے انسان پر دوسرا یقین کرتا ہے اعتماد کرتا ہے اسے سرمایہ دے کر آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے لیکن اگر دیانت نہ ہو تو امیر سے امیر آدمی کا سرمایہ بھی اس کا کسی کام کا نہیں رہتا۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جہاں قرضوں کا مضمون بیان فرمایا ہے وہاں قرضوں کی دیانت کی ادائیں بھی سکھائی ہیں۔ ہر دائرے کی اپنی اپنی ادائیں ہوتی ہیں۔ قرضوں کے دائرے میں اخلاق اور حسن خلق کا مضمون قرضوں سے تعلق کی وساطت سے بیان کیا جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے بھی آنحضرت ﷺ نے کوئی کونا ایسا نہیں چھوڑا جہاں اپنی روشنی نہ ڈالی ہو (-) پھر اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کا کیا موقع رہ جاتا ہے۔ اس کے باوجود اگر احمدیوں میں بھی کوئی ایسے ہوں جو اندھیروں میں ٹکریں مارتے ہیں اور پھر نقصان پہنچاتے ہیں۔ کہیں ان کا گھٹنا ٹوٹتا ہے کہیں وہ ٹھوکر کھا کے گرتے ہیں تو نور (-) کو انہوں نے اندر آنے نہیں دیا۔ یہ میں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ ہے یہ نور اور اس سے اندھیرے لازما" زائل اور باطل ہوتے ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ نور سینے میں داخل ہو جائے اور پھر اندھیرے باقی رہ جائیں۔ لیکن سینے میں داخل کرو اور اگر دل اندھے ہیں تو پھر دلوں کا علاج کرو۔ اور وہ استغفار اور دعا سے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ میں معاملات ایسے صاف ستھرے اور ایسی عمدگی سے چلنے چاہئیں جیسے مشین بہت اچھی طرح Lubricated ہو اور ہر قسم کی اس کی حرکت کی ضرورتیں پوری کی جا رہی ہوں۔ جتنا تیل چاہئے وہ تیل بھی مل رہا ہو۔ جتنی طاقت درکار ہو اتنی طاقت بھی مل رہی ہو۔ تو ایسی سوسائٹی پھر خوب پنپتی ہے۔ اور ہمیں چونکہ اب ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے جو زیادہ خوشحال ہوں اور دلوں کی وسعتیں رکھتے ہوں۔ اعلیٰ دینی اخلاق سے مرصع ہو کر ان میں قربانی کا جذبہ ہو قربانی کی تمنائیں ہوں تاکہ وقت کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں جماعت احمدیہ آسانی سے پوری کر سکے۔ ہوتی تو ہیں اور ہوتی رہیں گی مجھے یقین ہے۔ لیکن وہ جو کمزور الگ بیٹھے ہیں وہ بھی ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو باوجود ان نصیحتوں کے اپنے قرضوں کے معاملات کو درست نہیں کرتا اور دیانتداری کو اختیار نہیں کرتا یا مالی بددیانتی کا وہ مرتکب ہو جاتا ہے۔ تو اس کے متعلق مجھے مجبوراً یہ فیصلہ دینا پڑتا ہے کہ اس سے آئندہ کوئی چندہ وصول نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ بہت بڑی محرومی ہے۔ جن کو سمجھ آ جاتی ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی دھکے کے نتیجے میں سنبھل جاتے ہیں۔ اور بعض اس دھکے کے نتیجے میں ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے سوا چارہ نہیں ہے۔ پس جو قرضوں کے معاملات میں اور لین دین کے معاملات میں ابھی تک کمزوری دکھا رہے ہیں اور اپنے بھائی کے پیسے کی عزت اور قدر نہیں کرتے ان کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ اب ہم نے بہت تیز آگے بڑھنا ہے اب ان کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے کی طاقت نہیں ہے نہ اتنا صبر ہے نہ وقت کے تقاضے ہمیں اجازت دیں گے کہ ان کے ساتھ ساتھ انگلیاں پکڑ پکڑ کر ضرور آگے بڑھاؤ۔ نہیں چل سکتے تو الگ ہو جائیں۔ ہمارا ساتھ چھوڑ دیں۔ لیکن جماعت جس نے آگے سفر کرنے ہیں اور لمبے سفر کرنے ہیں۔ اور تیز رفتاری سے آگے منزلیں طے کرنی ہیں ان کو اب ہلکے پھلکے بدن والے چاہئیں جو اس قسم کے بوجھوں سے آزاد ہوں۔ یعنی ان کی ضمیر پر کسی قسم کے گند کے بوجھ نہ ہوں۔ تاکہ یکسوئی کے ساتھ وہ خدمت دین بجا لا سکیں۔

غصے کا علاج

حضرت سلیمان بن صرت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور دو آدمی قریب ہی جھگڑ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ تھا۔ رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اس کی کیفیت جاتی رہے گی یعنی اگر وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے (-) تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ اس پر لوگوں نے اس جھگڑنے والے شخص کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تو (میں پناہ مانگتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے) پڑھے تو تیرا غصہ جاتا رہے گا۔ اور آنحضرت ﷺ کا پیغام ملتے ہی صحابہ" فوراً سر تسلیم خم کرتے تھے۔ اور اس طرح فساد کی جڑیں ہی ختم ہو جاتی تھیں۔ یعنی نیست و نابود ہو جاتی تھیں۔ تو آج بھی تو آنحضرت ﷺ کا حکم اسی طرح چل رہا ہے (-) تو پھر آج کیوں ان نصیحتوں کو سن کر ان پر عمل نہیں دکھاتے۔

غصہ بعض دفعہ دماغ کو پاگل کر دیتا ہے۔ اور غصے میں انسان جو اقدام کر بیٹھتا ہے۔ بعض دفعہ ساری عمر پچھتاتا ہے اور پھر بھی اس کا صحیح ازالہ نہیں کر سکتا۔ ایک دفعہ مجھے کسی نے لکھا کہ ایک دفعہ میں نے غصے میں اپنی ماں کو یہ بات کہہ دی تھی۔ معافی ہو گئی۔ مگر آج تک میرے دل میں اس کی جلن نہیں مٹ رہی۔ اپنی ماں کو میں نے کیوں ایسا کلمہ کہا۔ ایک دفعہ کسی نے اپنے باپ کے متعلق ایسا واقعہ لکھا۔ اور پھر قتل بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن غصے کی بے وقوفی کا جو داغ ہے وہ مٹتا نہیں پھر قتل معاف تو ہو جاتے ہیں لیکن وہ داغ اپنے سینے سے نہیں مٹتا۔ پس آنحضرت ﷺ نے اس کا بہترین علاج یہ بیان فرمایا کہ یہ کہا کرو (-) میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان الرجیم سے۔ تو غصے کو شیطان الرجیم قرار دینے کا مقصد یہ ہے کہ غصے کی حالت میں بھاری امکان ہے کہ شیطان انسان پر قبضہ کر لے۔ اور اس کا فعل شیطانی فعل بن جائے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

غصہ شیطانی افعال پر مجبور کر دیتا ہے

آنحضور ﷺ کو کوئی مانے یا نہ مانے یہ بات تو دنیا کا ہر انسان ماننے پر مجبور ہے کہ غصہ انسان کو شیطانی افعال پر مجبور کر دیتا ہے اور وہ اپنے قابو میں نہیں رہتا تو بہت سے جھگڑے غصے کی وجہ سے بڑھ جاتے ہیں اور تو تکار شروع ہو جاتی ہے اور بہت سی گندی بیہودہ باتیں آ جاتی ہیں بیچ میں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پھر وہ ایسے داغ لگا جاتا ہے کہ وہ پھر مٹتے نہیں ہیں۔ اور جھگڑوں میں غصے کے نقصان دو چار ہیں ایک نہیں۔ بلکہ دو چار میرے مونہہ سے نکل گیا بہت ہیں لامحدود کہنا چاہئے جو افعال سرزد ہوتے ہیں ان کے بعد جو نتائج نکلتے ہیں ان میں پھر اکثر جھوٹ کے شیطان سے مدد مانگنی پڑتی ہے۔ وہ شیطان جو ایک دفعہ اتفاقا" تھوڑی دیر کے لئے آیا تھا۔ وہ دائمی ساتھی بن جاتا ہے چنانچہ غصے کی حالت میں جو حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جب ان پر کارروائیاں ہوں تو پھر اکثر یہ ملوث لوگ جھوٹ بولتے ہیں جھوٹے گواہ بناتے ہیں جھوٹے بہانے بناتے ہیں۔ نفس ان کا الجھا رہتا ہے کہ اب میں کیا ترکیب کروں گا جس کے نتیجہ میں اپنے فعل کی زد سے بچ سکوں۔ اور ساری سوسائٹی گندی ہو جاتی ہے۔ پھر غصہ میں جو جھگڑا چلتا ہے اس میں اکیلا انسان نہیں رہا کرتا۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں کسی باپ کی کسی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی ہے بیٹا اٹھا ہے اور اس نے جا کے اس کے بیٹوں کو مار ایا اس کے باپ پر حملہ کیا اور پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جتھے بنتے ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے گروہ در گروہ اپنی عزتوں کے معاملے بنالیتے ہیں کہ ہم زیادہ طاقت ور ہیں وہ کم تر ہے یا ہم زیادہ معزز لوگ ہیں اور وہ ذلیل ہیں۔ یعنی جو بھی ہو نفس کے جھگڑے نفسانی بچے دیتے ہیں اور یہ خیال کرلینا کہ نفس کا جھگڑا وہیں ختم ہو جائے گا۔ غلط ہے۔ نفسانی بچے جب پیدا ہوتے ہیں تو کئی شیاطین اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یعنی یہ ایسے شیطان ہیں جو خوب بچے دینے والے شیطان ہیں اور ان سے پھر پیچھا نہیں چھوٹتا۔ بعض خاندانی جھگڑے لمبے عرصے تک نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی جماعتیں ہیں جن کو اللہ نے اپنے فضل سے بچالیا ہے۔ جن کے جھگڑے اسی طرح ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوئے۔ دوسری نسل سے تیسری میں منتقل ہوئے اور خاندانوں نے اپنی عزت کا معاملہ بنالیا اور ہر نصیحت کرنے والا ناکام ہو جاتا رہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بچانا تھا ان کے آباء اجداد کی کوئی نیکیاں تھیں جو کام آئیں وہ بچ گئے لیکن بعض ابھی تک نہیں بچ سکے۔

تو آنحضرت ﷺ نے جو (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) کی نصیحت فرمائی ہے یہ بیماری کی جڑ اکھیڑنے والی نصیحت ہے۔ شیطان سے خدا کی پناہ میں آجانے سے یہ سارے قصے وہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ آگے بات ہی نہیں بڑھتی۔

مصافحہ کرنے کی نصیحت

موطا امام مالک سے ایک حدیث ہے حضرت عبا بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مصافحہ کیا کرو اس سے بغض اور کینہ دور ہو جائے گا۔

اب ہمارے ہاں تو مصافحہ کا بہت رواج ہے۔ (جیسا کہ اللہ نے چاہا) لیکن بعض دفعہ یہ ہوتا ہے واقعتہً کہ جس سے انسان کی طبیعت میں تردد ہو کوئی بوجھ ہو۔ اس کی طرف مصافحہ کا ہاتھ نہیں اٹھتا۔ یہ ایک بہت گہری نصیحت ہے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس سوسائٹی کو نصیحت کی جا رہی ہے جس سے نفاق کی کوئی توقع نہیں ہے۔ اگر منافق مصافحہ کرے تو یہ نتیجہ نہیں نکلے گا۔ بلکہ بعض دفعہ اور بد نتائج ظاہر ہو جاتے ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ مصافحہ کرو اس سے محبت بڑھتی ہے اور غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں یا دلوں کی میل اترتی ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کو (-) یہ توقع ہے بلکہ یقین ہے کہ وہ منافقت سے کوئی حرکت نہیں کریں گے۔ اگر کسی شخص کے دل میں میل ہے اور باوجود اس کے آپ مصافحہ کرتے ہیں تو طبعاً دو ہی حالتیں ہو سکتی ہیں۔ یا دل میں نفرت قائم رکھی ہوئی ہے تو یہ منافقت ہے۔ اور یا پھر فیصلہ کرتے ہیں کوئی بات نہیں میرا بھائی ہے میں مصافحہ کرتا ہوں۔ وہ مصافحہ دل کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ پس مصافحہ میں بھی بڑی برکت ہے۔

تحفے پیش کرنے کی نصیحت

اور دوسرا فرمایا اس سے آگر بڑھو تحفے دیا کرو۔ ایک دوسرے کو تحفے پیش کرو محبت بڑھے گی اور عداوتیں اور رنجشیں دور ہوں گی۔ تو یہ بھی ایک بہت اچھا طریق ہے کہ تحائف کو رواج دیا جائے لیکن جب تحائف دیئے جائیں تو پھر آگے سے کیا سلوک ہونا چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ چپ کر کے تحفے وصول کرتے رہو اور سمجھو کہ بس ٹھیک ہو گیا بس (اللہ جزا دے)۔ آنحضرت ﷺ نے ہر مضمون جو چھیڑا ہے اس کے تمام پہلو بیان فرمائے ہیں فرماتے ہیں کسی شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اس کا بدلہ دے اگر وہ بدلہ دینے کی یعنی بعینہٖ اسی طرح واپس کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا یا کسی وجہ سے مناسب نہیں سمجھتا۔ بعض دفعہ اگر ویسی ہی چیز واپس کی جائے تو دوسرے کی دل شکنی ہوتی ہے بجائے حوصلہ افزائی کے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرا بدلہ اتار دیا گیا ہے۔ تو ہر شخص کے اعلیٰ مزاج یا نسبتاً ادنیٰ مزاج کے مطابق سلوک ہوتا ہے۔ بعضوں کو تحفہ دینا ان کے لئے دل بڑھانے کا موجب بنتا ہے۔ بعض پژمردہ ہو جاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اچھا جی ہم تو بڑے پیار سے لائے تھے کہ کچھ ہمارا احساس رہے گا۔ لیکن یہ دے کر ہماری وہ بات ختم کر دی۔ ان کا بھی علاج ممکن ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے اس کا شکریہ ادا کرے۔ کہے بہت اچھا ہے۔ بہت لطف آیا ہے۔ بہت میرے دل میں اس کے نتیجہ میں تمہارا پیار بڑھا ہے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے شکر کا حق ادا کر دیا تو بدلے سے مراد بالکل مادی بدلے نہیں ہیں جہاں وہ توفیق ہو وہ موقع اور محل کے مطابق فوری نہیں کسی وقت وہ بھی ضروری ہے۔ لیکن اتنا کر دینا بھی اس نصیحت پر عمل درآمد کرنے کے مترادف ہے عین مطابق ہے جو رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں کہ شکریہ ایسے احسن رنگ میں ادا کرے کہ تحفے والے کا دل خوش ہو جائے یہی اصل بات ہے تحفے کے نتیجے میں دلوں کی خوشی درکار ہوتی ہے وہی مقصود ہوتی ہے اس کا دل اتنا خوش کر دو کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ بدلا اتر گیا ہے۔ میرا تجربہ ہے بعض لوگوں کو تحفہ دیا جائے تو اتنا زیادہ شکر کا اظہار کرتے ہیں کہ آدمی شرمندہ ہو جاتا ہے یہ وہم بھی باقی نہیں رہتا کہ اس کے اوپر کچھ باقی چڑھا ہوا ہے انسان اس کے اظہار شکر کا ممنون ہو کر زیر بار ہو جاتا ہے۔

تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی انسانی فطرت پر بہت گہری نظر تھی۔ اور ایک دنیا کے عظیم معلم کے طور پر لازم تھا کہ آپ کو فطرت کے گہرے راز سکھائے جائیں۔ پس ہر موقعے کی ہر موقعے اور محل کے مطابق اس کی مناسبت سے نصیحت آپؐ نے فرمائی ہے اور کوئی پہلو کوئی تعلیم و تربیت کا پہلو باقی نہیں چھوڑا۔

فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اس کو چھپائے بلکہ ایسا کرے کہ تعریف کا کوئی کلمہ تک نہ منہ سے نکلے تحفہ ملا۔ منہ بند کر کے گنگ کر کے بیٹھ گیا۔ بعض لوگوں کے دماغ میں ہوتا ہے کہ ہمارا حق ہے کہ ہمیں تحفہ دیا جائے تو فرمایا کہ اگر یہ بات ہو تو پھر اس نے شکر کا حق ادا نہیں کیا۔ اور یہ جو بات ہے اس میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ مزاج مختلف ہیں۔ بعض لوگ ایسا مزاج رکھتے ہیں کہ ان کا شکریہ اگر کھلم کھلا ادا کیا جائے تو شرمندہ ہو جاتے ہیں اور حجاب محسوس کرتے ہیں۔ لیکن جو تشکر ہے وہ بعض دفعہ اپنے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے اپنے انداز سے ظاہر ہوتا ہے آئندہ کے سلوک اور معاملات سے ظاہر ہوتا ہے تو وہ بھی اظہار تشکر ہے۔ اور ہر شخص کی طبیعت کی لطافت اور مزاج کے مطابق شکریہ کا رنگ اختیار کرنا چاہئے جو اس بات کے محتاج ہیں کہ کھلم کھلا شکریہ ادا کیا جائے لازماً ان کا کھلم کھلا شکریہ ادا ہونا چاہئے۔ جن کے دلوں میں محسوس ہوتا ہے کہ وہ شخص ممنون ہے اور اس سے زیادہ وہ بار برداشت نہیں کر سکتے ان سے وہی سلوک ہونا چاہئے جو ایسے حساس لوگوں سے واجب ہے۔ جو فطرت بتاتی ہے کہ ہونا چاہئے۔

اشعری قبیلہ کی ایک خصوصیت کا ذکر

ایک اور حدیث ہے مسلم کتاب الفضائل سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اشعری قبیلے کی خصوصیت بڑی قابل تعریف ہے ان کی ایک خصوصیت مراد ہے کہ جب جنگ میں ان کو تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑے یا اپنے شہروں میں اچانک ایسی خوراک کی کمی واقع ہو جائے کہ کچھ لوگ بالکل بھوکے رہ رہے ہوں اور کچھ کے پاس زیادہ ہو تو ایسی صورت میں وہ ہمیشہ اپنے تمام ذخائر کو اکٹھا کر لیتے ہیں اور پھر برابر تقسیم کر دیتے ہیں (-) یہ وہ (-) بات ہو رہی ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے نصیحت فرمائی رسول اللہ ﷺ نے ایک اور قبیلہ کے حوالے سے اس کا بیان فرمایا لیکن ساتھ آخر کو فرمایا دراصل ایسے ہی لوگ ہیں جو میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ تو یہ مزاج کسی اور سے آپؐ نے سیکھا نہیں تھا۔ یہ آپؐ کے اتنی ہم مزاج بات تھی کہ بے ساختہ ایسے لوگوں سے تعلق اور پیار پیدا ہوا کہ یہ تو میری جیسی سوچ سوچتے ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ یہی بات تھی۔ ایک غزوے کے موقعہ پر ملتا ہے جہاں خوراک کی کمی محسوس ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے سب کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ جو کچھ جس کے پاس ہے وہ سب ہی لے آؤ۔ چنانچہ وہ سب اکٹھا کر دیا گیا۔ اور پھر سب کو برابر تقسیم کر دیا گیا۔ اور اس میں ایسی برکت پڑی کہ وہ سخت تنگی اور فاقے کا وقت تھا جو سب پر اچھا گزر گیا۔ آسانی سے وہ مشکل طے ہو گئی۔ تو یہ دراصل آنحضرت ﷺ کا اپنا فعل تھا لیکن چونکہ ایک قبیلے میں بھی یہ بات پائی جاتی تھی اس لئے اس قبیلے کا حوالہ دے دیا اس کی تعریف فرمادی۔ اور یہ بھی بہت بڑے دل کی بات ہے۔ اس سے آپؐ کی سخاوت قلبی کا پتہ چلتا ہے امر واقع یہ ہے کہ ان سے نہیں سیکھا تھا۔ لیکن اس خیال سے کہ اگر میری طرف ہی بات رہے تو وہ بھی ایسا کیا کرتے ہیں۔ ان کا ذکر خیر پھر کہاں چلے گا۔ تو ہمیشہ کے لئے ان کا ذکر خیر محفوظ فرمادیا یہ کہہ کر کہ اس قبیلے میں یہ بڑی خوبی پائی جاتی ہے۔ اور آخر پر اس طرح لطیف رنگ میں اس راز سے پردہ بھی اٹھا دیا ہے کہ جو ایسا کرے وہ میرا ہے میں اس کا ہوں۔ وہ مجھ میں سے ہے میں اس میں سے ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ پہلے ہی سے دل میں باتیں تھیں تبھی وہ قبیلہ اپنا لگا ہے۔ اس سے سیکھی نہیں ہیں۔ اور یہ ہے بہت اہم بات بعض دفعہ قومی ضرورتوں میں ایسا کرنا پڑتا ہے۔ اگر روزمرہ کی زندگی میں نہیں ہو سکتا۔ تو بعض ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں مثلاً جنگ کی حالت۔ اور کسی وقت کوئی کرائسس Crisis آجاتا ہے تو ایسا کرنا پڑتا ہے اور اس کی بہت برکت ہوتی ہے۔

حضرت امام جماعت الثالث کی بابرکت یاد

ایک دفعہ ربوہ میں حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث (-) نے اسی ترکیب کو استعمال فرمایا اور بہت لطف اٹھایا ہم نے۔ جلسے کے موقعہ پر ایک جگہ نانبائیوں کا جھگڑا ہو گیا تھا۔ یا کوئی اور مشکل پیش آگئی تھی تو پتہ چلا کہ جتنے مہمان ہیں ان کو دو روٹی فی کس کے حساب سے جو فارمولا ہے اس کے مطابق روٹی نہیں دی جا سکتی حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث نے فرمایا کہ سارے ایک روٹی کھائیں گے آج میں بھی کھاؤں گا میرے بچے بھی سارے ایک روٹی کھائیں گے اور مہمانوں نے بھی کہا کہ ہم سارے ایک روٹی کھائیں گے۔ اور وہ روٹیاں اس دن کم ہونے کی بجائے اتنی بچ گئیں کہ رات کی زائد ضرورت بھی اس سے پوری ہو گئی۔

تو بہت برکت والی نصیحتیں ہیں یہ اور آج کل بھی ہمارے جو قومی مسائل ہیں ان کے حل کرنے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسرے کے لئے بھی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہی چیز پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے یعنی اگر اپنے لئے آرام سکھ بھلائی چاہتا ہے تو دوسرے کے لئے بھی ایسا ہی چاہے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا کہ بعض احادیث میں مسلم کا لفظ آتا ہے اور اس سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ گویا یہ اخلاق مسلمانوں کے مسلمانوں سے روابط ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے لئے یہ چاہنا چاہئے لیکن وہاں بھی میں نے وضاحت کی تھی کہ بہت سی ایسی احادیث ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان کی نشانی یہ ہے کہ ہر انسان سے ایسا سلوک کرے۔ تو مسلم کہہ کر جب فرمایا گیا ہے تو یہ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ کم از کم اتنا تو کرو کہ اپنے بھائی جن کو تم بھائی کہتے ہو اور بھائی سمجھتے ہو ان سے تو ایسا سلوک کرو۔ اگر ان سے نہیں کرو گے تو پھر غیروں سے کیسے کر سکو گے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ ان سے کر کے بیٹھ جاؤ۔ اور تسلی پالو کہ ہاں ہم نے حق ادا کر دیا۔ تو سمجھانے کے انداز ہیں اور دوسری احادیث جو عام ہیں وہ ظاہر کر رہی ہیں کہ یہ معنی بالکل درست ہے (-)

ایک بہت بڑی سزا کا اعلان

ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ابن ماجہ سے لی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے (----) اس حدیث کو سمجھنے کے لئے یہ غور کرنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ پر کون ہتھیار اٹھا سکتا تھا۔ مسلمان ہوتے ہوئے۔ اور جو اٹھاتا تھا وہ تو آپؐ میں سے تھا ہی نہیں۔ تو یہ کہنے میں کیا حکمت ہے؟ اصل میں اس میں بہت سے معانی پوشیدہ ہیں۔ اول تو یہ ایک پیش گوئی کا رنگ رکھتی ہے۔ کہ ایسا بدنصیب وقت آنے والا تھا مسلمانوں پر کہ جب کہ خوارج نے مسلمانوں پر حملہ کرنا تھا اور ہتھیار لے کر نکلنا تھا۔ اور "ہم" سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندہ ہیں۔ اگر پیش گوئی کا رنگ دیا جائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت "ہم" کے دائرہ کے نیچے تھے "ہم" کے سائے کے نیچے تھے۔ وہ شخص جو میرے اور میرے نمائندوں پر حملہ آور ہو گا اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کا نام خوارج رکھنا بالکل مناسب اور درست تھا اور ارشاد نبویؐ کے مزاج کے عین مطابق تھا۔

دوسرا معنی روزمرہ کا یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر حملہ آور ہوتا ہے وہ شخص جو ظلم کی راہ سے حملہ کرتا ہے وہ باہر ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور آپؐ کی سنت کے تابع رہتا ہے اور پھر اس پر حملہ ہوتا ہے وہ "ہم" کے سایہ میں آجاتا ہے تو مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا مسلمان جو ایسے مسلمان پر حملہ آور ہو جو میری سنت کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہے اس سے کسی کو دکھ نہیں پہنچتا اس نے کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ لوگوں کی بھلائی میں رہتا ہے ایسا شخص اگر وہ کسی دوسرے بظاہر مسلمان کا نشانہ بنتا ہے تو میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے۔ اس کا میرے سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔

تو اپنے معصوم بھائی کو ناجائز دکھ دینا یہ اس حدیث کی رو سے دکھ دینے والے کو صرف دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا بلکہ ایسے انداز سے خارج کرتا ہے جو بہت زیادہ تکلیف دہ انداز ہے۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بہت بڑی سزا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس مضمون کو قیامت کے دن کے حوالے سے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ عام طور پر تو سزائیں دی گئی ہیں اس کو جہنم کی سزا ملے گی فلاں سزا ملے گی۔ لیکن بعض جو بہت ہی بدنصیب لوگ ہیں ان کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا۔ ان پر نظر نہیں ڈالے گا۔ تو یہ بہت بڑی سزا ہے عام سزا سے بھی بڑھ کر کہ روحانی رشتہ توڑ لیا جائے۔ اور انسان کہے کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں اس کو غیر مسلم تو قرار نہیں دیا لیکن یہ فرمایا ہے کہ یعنی اگر یہ معنی لئے جائیں تو یوں کہیں گے کہ یہ کہنے کی بجائے کہ وہ مسلمان نہیں رہتا فرمایا میں اس کا نہیں ہوں وہ میرا نہیں ہے۔ (-------)

قاتل و مقتول دونوں کے جہنم میں جانے کا ذکر

غصے میں ایک انسان کسی دوسرے سے لڑ پڑتا ہے تو اس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر "نہیں بلکہ حضرت ابو بکرؓ" ہیں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے سے لڑنے لگیں گے ان میں سے کوئی قتل ہو جائے گا۔ تو قاتل و مقتول دونوں آگ میں جائیں گے۔

اس کا کیا مطلب ہے۔ اس بات کو سن کر صحابہؓ کو بھی تعجب ہوا اور ان میں سے کسی نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ قاتل کو تو آگ میں جانا ہی چاہئے لیکن مقتول کیوں آگ میں جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے مدمقابل کے قتل کا آرزومند تھا۔ اب یہ صاف ظاہر ہوا کہ یہ جو نصیحت ہے ہر محل پر نہیں آرہی ایک خاص محل سے تعلق رکھتی ہے۔ جہاں دونوں لڑ پڑیں۔ دونوں تلواریں نکال لیں۔ اس میں دونوں ذمہ دار ہیں۔ اور اگر ایک پر کوئی حملہ آور ہوا ہے اور وہ دفاع میں اپنے دفاع کے لئے مجبور ہے اس کا اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دونوں طیش میں آئے دونوں لڑ پڑے پھر کون مرا یہ اتفاقی حادثہ ہے مگر گناہ میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ مرنے والا بھی اپنے اس جرم کی پاداش میں سزا دیا جائے گا۔ اور جس نے قتل کر دیا اس کو تو سزا ملے گی ہی۔ پس لڑائی کے وقت یہ بات ضروری ہے کہ اگر تو آپ کلیتہً معصوم ہیں تو پھر آپ کی لڑائی کا گناہ خدا کے نزدیک آپ پر نہیں ہے۔

دفاع کا حق لازم نہیں ہے

لیکن حضرت آدمؑ کے بیٹے نے ایک اور مثال قائم فرما دی جو خدا کو ایسی پسند آئی کہ قیامت تک کیلئے اس کا ذکر محفوظ فرما دیا۔ اس کے اپنے بھائی نے جب قتل کا ارادہ کیا اس نے کہا میں دفاع نہیں کروں گا۔ یعنی دفاع کا ایسا حق نہیں ہے جو لازم ہو کہ ضرور استعمال کیا جائے۔ اور اس نے بتا دیا کہ میرے دفاع نہ کرنے کے نتیجہ میں لازماً "خدا کا عذاب تجھ پر پڑے گا اور میں کلیتہً "بری الذمہ ہو جاؤں گا یعنی اپنی موت قبول کر لی بہ نسبت اس کے کہ خدا کے عذاب کا رسک (Risk) لے یعنی یہ خطرہ مول لے کہ خدا کی ناراضگی کا مورد بنے۔ تو احتیاط اسی میں ہے کہ خدا کی ناراضگی کے ہر موقعہ سے انسان بچنے کی کوشش کرے خواہ اپنا کچھ نقصان بھی ہو جائے۔ ایسے بھی گزرے ہیں جو نبی نہیں تھے لیکن جان کا نقصان برداشت کر لیا لیکن خدا کی ناراضگی کا خطرہ مول نہ لیا۔

اللہ تعالیٰ جماعت کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح کو سمجھنے کی توفیق بخشے اور دلوں کو روشن کرنے کی توفیق بخشے۔ ایسے اندھے دلوں پر یہ بات نہ پڑے جن پر تالے پڑے ہوتے ہیں اور روشنی کی رمق اندر نہیں جاتی۔ ہمیں بہت ضرورت ہے اصلاح معاشرہ کی اور یہی ہماری ساری طاقت ہے یعنی دعاؤں کے بعد اصل طاقت ہمارے معاشرے کے حُسن کی طاقت ہے۔ یہ حُسن ہمیں نصیب ہو جائے تو لازماً "ہم نے دنیا پر غالب آنا ہے کوئی دنیا کی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

ابن العطاء ——

میرا کالم

زیڈ۔ اے۔ سلہری۔ پاکستان کے ایک نامور صحافی ہیں۔ اور قائداعظم محمد علی جناح کے متعلق عام طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اخبار پاکستان لاہور سے باتیں کرتے ہوئے آپ نے جو کچھ کہا اخبار پاکستان نے اس کی یہ سرخیاں لگائی ہیں:

(۱) قائداعظم اور مادر ملت سے آخری ایام میں بدسلوکی ہوئی۔ پراسرار موت کی تحقیقات ہونی چاہئے

(۲) کرنل ڈاکٹر الٰہی بخش نے قائداعظم سے بدسلوکی کے واقعات پر کتاب لکھی جو حکومت نے غائب کر دی اور اخبارات کو حکم دیا کہ الٰہی بخش کے تحریر کردہ واقعات کی تردید کی جائے۔

(۳) مادر ملت اور بیگم رعنا لیاقت علی کے تعلقات اچھے نہیں تھے۔ قائد اور لیاقت علی کے مزاروں کے درمیان دیوار بنائی گئی جسے اپوا نے گرا دیا۔

(۴) مادر ملت کی ریڈیائی تقریر کے بعض جملے حکومت کی ہدایت پر حذف کر دیئے گئے۔ لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کی رپورٹ بھی شائع ہونی چاہئے۔

(۵) قائداعظم کی علالت کے دوران انہیں دوائیں اور سہولتیں فراہم نہیں کی گئیں۔

یہ ہیں وہ سرخیاں جو اخبار پاکستان نے زیڈ اے سلہری کی روزنامہ پاکستان سے بات چیت کے سلسلے میں لگائی ہیں۔ یہ باتیں کس حد تک درست ہیں۔ یہ تو نہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ نہ کوئی اور۔ کیونکہ آپس کے تعلقات کے متعلق دوسرے لوگ بعض اوقات باتیں بناتے ہیں اور جب متعلقہ افراد سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہماری تو گاڑھی چھنتی ہے۔ ہمارے آپس کے تعلقات تو خراب نہیں ہیں۔ جب تک وہ خود نہ کہیں اور خود بھی مثال دے کر نہ کہیں۔ یہ بات درست نہیں ہو سکتی کہ ان کے حالات 'ان کے تعلقات' اچھے ہیں یا نہیں۔

جو باتیں زیڈ۔ اے۔ سلہری صاحب نے کہی ہیں ان کے متعلق اب کسی طرح بھی تحقیقات ممکن نہیں ہے۔ لوگ اپنے اپنے خیالات کو سینے سے لگائے پھریں۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ قائداعظم کی وفات پراسرار طریق پر ہوئی۔ کون بتا سکتا ہے کہ قائداعظم کی وفات کو پراسرار موت کہنے کا کیا جواز ہے۔ یہ کہ حکومت نے کرنل ڈاکٹر الٰہی بخش کی لکھی ہوئی کتاب غائب کر دی اس کی سمجھ نہیں آسکتی۔ حکومت کسی تحریر کو غائب نہیں کر سکتی۔ اس لئے آج کل جمہوریت کے زمانے میں جہاں حکومت کے لوگ موجود ہوتے ہیں وہاں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جاپان میں شدید زلزلے کے باوجود ایٹمی مراکز محفوظ رہے

ٹوکیو میں جاپانی اہلکاروں نے بتایا ہے کہ اگرچہ اس ہفتہ آنے والے زلزلے میں سڑکوں' ریلوے اور بندر گاہوں کو توقع سے زیادہ نقصان پہنچا ہے لیکن اس علاقہ میں واقع جوہری توانائی کے پلانٹس اس زلزلے سے بالکل متاثر نہیں ہوئے ہیں۔

کوبے کے اردگرد چار ایسے جوہری توانائی کے پلانٹس ہیں جن میں تیرہ ری ایکٹر کام کر رہے ہیں اور کوبے ایسا شہر ہے جس کو اس زلزلے میں سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔

جوہری توانائی کے پلانٹس جو زلزلہ سے متاثرہ علاقہ میں بنائے جاتے ہیں ان میں زلزلے سے بچنے کے لئے مناسب ضروریات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ماہرین اس مقصد کے لئے جگہ کا انتخاب کرنے سے پہلے اس بات کا اندازہ لگاتے ہیں کہ وہ جگہ زیادہ سے زیادہ کتنے رچر سکیل پر آنے والے زلزلے کی زد میں واقع ہے۔ ایسے تمام حالات کی چھان بین کے بعد ممکنہ زلزلے کی شدت سے دوگنا زلزلے کو بنیاد بنا کر پلانٹ کی تنصیب کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ایسے ٹسٹ کئے جاتے ہیں جن سے پتہ لگ سکے کہ واقعی عمارت اس سیکورٹی لیول پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔

ایسے کسی پلانٹ کے علاقے میں جب واقعی کوئی زلزلہ آجاتا ہے تو سیکورٹی کے تین درجات کام کرتے ہیں۔ پہلے درجے میں اگر زلزلہ ۴ درجے رچر سکیل کا ہو تو پلانٹ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا کام جاری رکھتا ہے۔ جیسا کہ اس زلزلے میں ہوا ہے۔ دوسرے درجے میں پلانٹ میں ایسی مشینری لگائی گئی ہے کہ وہ خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس میں یہ صلاحیت موجود ہوتی ہے کہ پھر دوبارہ خود ہی اپنا کام جاری کر سکے۔ تیسرے درجہ میں کسی بڑے نقصان واقع ہونے پر سسٹم اس کا سگنل دیتا ہے۔ کہ اب پلانٹ کو دوبارہ جاری کرنے کے لئے کہاں اور کس قدر کام کرنا ضروری ہے۔

ان تمام درجات میں ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ کسی صورت میں بھی ری ایکٹر کے ایریا سے باہر کے ماحول میں تابکاری کے اثرات پہنچنے کے امکانات نہیں ہوتے۔

جاپان اپنی بجلی کی ۳۰ فیصد سپلائی اپنے ۴۷ ری ایکٹروں سے حاصل کرتا ہے۔ اور جاپان اس سلسلے میں امریکہ اور فرانس کے بعد تیسرا ملک ہے۔ جو اتنی بجلی جوہری توانائی کے ری ایکٹروں سے حاصل کرتے ہیں۔ ان موجود ری ایکٹروں کے علاوہ سات مزید زیر تعمیر ہیں اور ۲۹ منصوبے زیر غور ہیں۔

☆ ○ ☆

حماس / پی ایل او مصالحت کا آغاز

فلسطین میں حماس اور فلسطینی نیشنل اتھارٹی (پی۔این۔اے) اب اپنے اختلافات کو ختم کرنے کے موڈ میں معلوم ہوتے ہیں۔ حماس میں یہ خیال راسخ ہے کہ عرفات کی بالادستی صرف اتفاقی ہے۔ اور اگرچہ اس کو فی الحال نظر انداز تو نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کو قانونی طور پر تسلیم بھی نہیں کیا جا سکتا۔ دونوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو بات چیت کے ذریعہ حل کریں گے۔ اس فیصلے کے بعد پی۔این۔اے کے ایک سینئر اہلکار نے کہا ہے کہ حماس میں اب یہ خیال بڑھ رہا ہے کہ جاری دھارے کے خلاف جانا کوئی عقل مندی نہیں ہے۔ اب حماس والے بجائے اتھارٹی کو ختم کرنے کے اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی سوچ رہے ہیں۔

حماس اور پی۔ایل۔او دونوں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ جنگ بندی صرف الیکشنوں تک ہی قائم رہے گی۔ الیکشن کے لئے فی الحال اسرائیل سے بات چیت ہو رہی ہے۔ اگرچہ اس صورت حالات کے پس منظر میں اور بھی کئی باتیں کار فرما ہیں۔

ان میں سب سے پہلی بات تو وہ نفسیاتی رد عمل ہے جو فلسطینیوں نے بلیک فرائی ڈے کے واقعہ پر دکھایا۔ اور اس میں ایک طرح کا دفاعی رد عمل پایا جاتا ہے اور فلسطینیوں کے مستقبل کے متعلق خدشات بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ فلسطینیوں کی حکومت خود اختیاری اس وقت بہت نازک اور خطرناک مراحل میں سے گزر رہی ہے۔ اور تیسرے پی۔این۔اے اور اردن اور دوسری طرف ایران اور شام کے اختلافات بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔

یہ محرکات فلسطینیوں کی عمومی پوزیشن کو خراب کرنے کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ عرفات نے ہمیشہ حماس پر الزام لگایا ہے کہ حماس پر باہر کی طاقتیں اثر انداز ہو رہی ہیں جو چاہتی ہیں کہ خود مختار اتھارٹی کو ختم کر دیا جائے۔ جبکہ حماس اپنی جگہ پر کہتی ہے کہ اتھارٹی محض یہودی مملکت کے درمیان ایک خود مختار علاقہ ہے نہ کہ فلسطینی خود مختار حکومت کی طرف پہلا قدم۔

ابھی تک کئی سوالات ایسے ہیں جن کا جواب ملنا ابھی باقی ہے۔ حماس اور پی۔ایل۔او کے درمیان ہونے والے اس معاہدے کا مستقبل کیا ہو گا اگر حماس کوئی اور کارروائی کر ڈالے۔ ابھی تک ایسی کوئی گارنٹی نہیں دی گئی کہ حماس مستقبل میں ایسے حملوں سے باز رہے گی۔ فلسطینیوں کو ابھی مکمل قومی آزادی نہیں مل سکی۔ اور نہ ہی اس کے تمام علاقے اس کو واپس مل سکے ہیں۔ اور اسرائیل کے خلاف حماس کی جدوجہد جاری رکھنے میں یہی بات ممد ثابت ہوتی ہے۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۵

حکومت کے مخالف بھی۔ حکومت اپنے لوگوں سے تو کہہ سکتی ہے کہ اس کتاب کی یا اس تحریر کی پذیرائی نہ کی جائے لیکن حزب مخالف کو تو نہیں کہہ سکتی۔ حزب مخالف اگر کسی کتاب کو یا کسی تحریر کو بڑھاوا دینا چاہے تو حکومت کسی طرح بھی اسے روک نہیں سکتی۔ سوائے اس کے کہ معاملہ عدالت میں لے جایا جائے اور وہاں یہ فیصلہ کیا جائے کہ یہ کتاب مارکیٹ میں نہیں رہنی چاہئے۔

ایسا ہی گزشتہ دنوں ہندوستان میں بھی ہوا ہے۔ ایک کتاب لکھی گئی اور اس میں کسی قبیلے کے متعلق چند فقرات ایسے آئے کہ انہیں ناگوار گزرے چنانچہ وہ عدالت میں گئے اور انہوں نے ان فقرات کو حذف کروا دیا۔ اب باقی ساری کتاب تو چھپے گی۔ صرف وہ فقرات نہیں چھپیں گے۔ یہ کہنا کہ مادر ملت اور بیگم رعنا لیاقت علی کے تعلقات اچھے نہیں تھے یہ کس طرح ممکن ہے۔ آجکل اس بات پر دلائل دینے کا کوئی ممکنہ طریق نہیں ہے۔ کبھی ایک دوسرے میں تھوڑی سی چپقلش بھی ہو گئی ہو۔ ایک نے دوسرے کی بات نہ مانی ہو۔ ایک نے دوسرے کو کسی وقت سخت سست الفاظ کہہ دیئے ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تعلقات اچھے نہیں تھے۔

ایک لمبے عرصے تک جو کئی سالوں پر ممتد ہے قائداعظم اور نواب زادہ لیاقت علی خان اکٹھے کام کرتے رہے۔ مادر ملت اور بیگم رعنا لیاقت علی خان بھی ان کے ساتھ ہر کام میں شرکت کرتی رہیں کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ان کے تعلقات اچھے نہیں تھے۔ اگر مادر ملت کی ریڈیائی تقریر کے بعض جملے حکومت کی ہدایت پر حذف کر دیئے گئے تو یا تو اس کا اس طرح ثبوت پیش کیا جائے کہ اصل تقریر پیش کی جائے یا پھر اس بات کو نہ اٹھایا جائے۔ ریڈیو والوں کا اپنا اسلوب ہے۔ کوئی ہو اس کی تقریر میں اگر کوئی ایسی بات ہو جسے حذف کرنا ضروری ہے تو وہ یقیناً حذف کر دی جائے گی ہمارا خیال ہے کہ قائداعظم' مادر ملت' نوابزادہ لیاقت علی خان' اور بیگم رعنا لیاقت علی خان کو اس وقت جو اعزاز کا مقام حاصل ہے اسے برقرار رکھنا چاہئے۔ یہ سب افراد ہمارے لئے عزت و اکرام کا مقام رکھتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ان کے متعلق ایسی باتیں کی جائیں جو پاکستانی قوم یا ان افراد کے درمیان کوئی الجھن پیدا کریں۔ ان باتوں کو اچھال کر اب کیا بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ ساری باتیں درست تھیں تو اب ان کا تدارک تو کوئی ہو نہیں سکتا اگر بدسلوکی ہوئی تو بدسلوکی کرنے والے بھی اس دنیا سے اٹھ چکے ہیں اگر مادر ملت اور بیگم رعنا لیاقت علی خان کے تعلقات اچھے نہیں تھے۔ تو یہ دونوں بھی اس دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں اب ان کے تعلقات دوبارہ تو استوار نہیں کئے جا سکتے۔ پاکستانی قوم نے قائداعظم' مادر ملت' نواب زادہ لیاقت علی اور بیگم رعنا لیاقت علی خان کو انتہائی عزت کے مقام پر رکھا ہوا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ انہیں وہیں رہنے دیا جائے۔ ان کے متعلق کوئی ایسی بات نہ سامنے آئے جو کسی فرد' کسی قبیلے یا سارے پاکستان پر داغ لگانے والی ہو۔

بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور

خواتین کے خلاف جرائم میں اضافہ' نو ماہ میں پنجاب کی ۱۷۱ عورتیں قتل ہوئیں

۱۱۱ کو اغوا کیا گیا ۲۷۹ خواتین جھلس گئیں' غیر رجسٹرڈ واقعات کہیں زیادہ ہیں: حنا جیلانی

لاہور۔ ملک میں خواتین کے خلاف ہونے والے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے پچھلے سال کے پہلے نو ماہ میں ۲۲۴ خواتین کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا پنجاب میں ۲۷۹ خواتین جھلس گئیں ۱۱۱ کو اغواء کیا گیا جبکہ ۱۷۱ قتل کر دی گئیں انسانی حقوق کی علمبردار رہنما حنا جیلانی نے یہ باتیں ایک جائزہ رپورٹ کے حوالے سے "جنگ" سے گفتگو کرتے ہوئے بتائیں انہوں نے کہا کہ یہ کیس وہ ہیں جو رجسٹرڈ اور رپورٹ ہوئے جبکہ اس سے بھی زیادہ تعداد میں وہ کیس ہیں جو رپورٹ نہیں ہوئے حنا جیلانی نے بتایا کہ جو خواتین گھر سے بھاگ جاتی یا اپنی مرضی سے شادی کر کے والدین کے پاس واپس جائیں تو ان میں اکثر کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور جنوری ۹۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸- صلح ۱۳۷۴ ہش ۲۸- جنوری ۱۹۹۵ء

اداریہ

اظہارِ خوشنودی

روزنامہ الفضل جن حالات میں شائع ہو رہا ہے اور جو پابندیاں ہم پر لگی ہوئی ہیں وہ ہمارے قارئین سے پوشیدہ نہیں۔ ایک وقت تھا کہ ہم اپنے دل کی ہربات کہہ سکتے تھے۔ جس طرح چاہتے تھے اپنے عقائد اور اپنی جماعت کی کارکردگی کا ذکر کرتے تھے۔ اور یہ سب باتیں ہمارے قارئین کی خوشنودی کا باعث تھیں اور الفضل کے عملہ کے لئے۔ خاص طور پر ایڈیٹر کے لئے۔ کام کرنا خاصا آسان تھا۔ مضمون نگار نے مضمون بھیجا۔ اسے ذرا سا دیکھا اور کتابت کروا لیا۔ اب حالات بہت مختلف ہیں۔ ہر مضمون کو بار بار اور گہری نظر سے دیکھنا پڑتا ہے۔ موضوع کے لحاظ سے بھی اور طرز تحریر کے لحاظ سے بھی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی بات پابندیوں کے خلاف کہہ دی جائے۔ یہ کام آسان نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ روزنامہ الفضل کامیابی کے ساتھ اور خوش اسلوبی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ قارئین اپنی خوشنودی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی۔ اور سب سے زیادہ اہم۔ وہ خوشنودی ہے جو ہمیں حضرت امام جماعت (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے ملتی ہے۔ گزشتہ ایام میں ہم نے ایک مضمون شائع کیا تھا۔

"ایں سعادت بزور بازو نیست"

یہ مضمون حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے مکاتیب گرامی کے اقتباسات پر مشتمل تھا۔ حضرت صاحب نے الفضل کے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا تھا وہ ہماری خوش قسمتی اور سعادت پر دال ہیں۔ اور ہم یقیناً سمجھتے ہیں کہ ہمارے کام کی کامیابی کا معیار حضرت صاحب کے اسی قسم کے ارشادات ہیں۔

گزشتہ دنوں ہم نے حضرت صاحب کے دو مکاتیب شائع کئے ہیں۔ ایک تو ابھی کل ہی شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت صاحب نے سالنامہ کے متعلق اپنے بابرکت خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ ہمارے لئے دفتر میں ایک جشن کا سا سماں ہے۔ جس شخص کی محنت اسے کامیابی سے ہمکنار کردے۔ اس کے لئے اور کون سی خوشی ہے جس کا وہ انتظار کرے گا۔ حضرت صاحب کی خوشنودی کے اظہار کے بعد ہمیں ایک اور مسرت بھی حاصل ہوتی ہے جو اس خوشنودی کے تابع ہے۔ اور وہ قارئین کرام کے محبت بھرے خطوط ہیں جو ایسے مواقع پر ہمیں ملتے ہیں۔ جن سے ہمارے ان قارئین کی حضرت صاحب سے محبت اور عقیدت کا اظہار ہوتا ہے اور وہ ہمارے ساتھ ہماری خوشی میں شریک ہو جاتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہم کمزور انسان ہیں۔ ہم میں بہت سی خامیاں ہیں۔ ہم سے غلطیاں بھی سرزد ہوتی ہیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود اگر ہمارا پیارا امام ہم سے خوشنودی کا اظہار کرتا ہے اور ہمارے قارئین اس اظہار خوشنودی کے نتیجہ میں ہمیں مبارکباد کے خطوط لکھتے ہیں تو اس سے بڑھ کر ہمارے لئے خوشی کا کیا مقام ہو سکتا ہے۔

ہم ان چند سطور کے ذریعے اپنے پیارے امام کے لئے دعا گو ہیں اور تہِ دل سے آپ کا اور اپنے پیارے قارئین کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق دیتا رہے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ ہمارے ان خیالات کے اظہار میں الفضل کا سارا عملہ شامل ہے۔

یہ داد یہ تحسین، یہ انداز دعا کا
الفضل کے عملہ پہ ہے یہ فضل خدا کا
اے میرے امام آپ پہ رحمت ہو خدا کی
ہے آپکا ہر لفظ بدل حُسنِ جزاء کا

ابو الاقبال

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب اللہ نائک صاحب (وفات یافتہ) دارالیمن وسطی پر فالج کا حملہ ہوا ہے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دیگر عوارض بھی لاحق ہیں احباب کرام سے جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سعید احمد وفا دارالرحمت غربی پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ایک ہفتہ ہسپتال میں داخل رہے۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ صوفی کرم الدین طاہر صاحب کی اہلیہ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ کافی عرصہ سے بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں تکلیف کافی زیادہ ہے۔ احباب سے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ محمد لطیف صاحب سابق زعیم انصار اللہ فیصل آباد کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا۔ اور نیشنل ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز حال اسلام آباد۔ کا دایاں حصہ برین ہیمرج کی وجہ سے مفلوج رہا ہے۔ جلد اور کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

احمد برادرز
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030
424994

الیکٹرو ہومیوپیتھک ڈاکٹر/لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک پاس خواتین وحضرات کیلئے ایک سالہ، تمام میڈیکل کالجز کے طلبار، ڈاکٹرز، حکماء، ڈسپنسرز، نرسز کیلئے ۶ ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس
خصوصیات
○ کورسز بذریعہ ڈاک
○ ریڈیانک کمپیوٹر پر تشخیصی ٹریننگ کا انتظام بھی موجود ہے۔ جو کہ جدید ترین ہے۔
○ سٹوڈنٹ کیلئے وظائف
پرنسپل، ڈاکٹر رانا محمد ارشد خان
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
J.S.O
جرمن الیکٹرو ادویات دستیاب ہیں
اس وقت تک کوئی کالج J.S.O کے مطابق کورس نہیں کروا رہا ہے۔ ○
نوٹ: پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے 5 روپے منی آرڈر کریں
نصرت الیکٹرو ہومیوپیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) 158۔ڈی پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد فون ۴۳۸۸۸/۴۴۶۷۲

ڈش انٹینا ڈش انٹینا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔

• بھاری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا (گارنٹی شدہ)
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسیور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش انٹینا لگوائیے
ہمارا معیار ☆ ہماری مقبولیت
ڈش ماسٹر ربوہ اقصیٰ روڈ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 26- جنوری-1995ء
سردی میں قدرے کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی انٹی کرپشن کمیٹی کے سربراہ اور سینٹ میں قائد ایوان ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ کرپشن کے حمام میں سیاستدانوں' بیورو کریٹ فوج اور ایجنسیاں سب ننگے ہیں۔ مجھے جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں لیکن کرپشن ختم کرنے کے لئے قربانی کا بکرا بننے کو تیار ہوں۔ ایف آئی اے سے پوچھا کہ آج تک گریڈ ۲۲ تک کے کتنے بدعنوان افسروں کو سزا دلوائی ہے۔ مجھے جواب نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں نے بینکوں کو بری طرح لوٹا۔ تین تین ارب کے قرضے بغیر ضمانت دیئے گئے۔ لیکن صرف ان پر ملبہ ڈالنا ٹھیک نہیں۔ بڑے قرضے لینے والوں کی فہرست میں پانچ چھ کے سوا تمام صفحات غیر سیاستدانوں کے ناموں سے پر تھے۔ لوگ مجھے کہتے ہیں جو جی میں آتا ہے کرلو آپ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہاں صرف چھوٹے لوگوں پر چھاپے پڑتے ہیں۔

○ قائد تحریک اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ ہم بحیثیت مجموعی اللہ کے قانون عذاب کی گرفت میں آچکے ہیں البتہ اب بھی اگر ہم سچی توبہ کرلیں تو آنے والا عذاب ٹل سکتا ہے۔

○ وفاقی وزیر پیداوار نے اعتراف کیا ہے کہ قیمتیں کم کرنا حکومت کے بس کی بات نہیں ہے۔ ناجائز منافع خور عوام کے لئے مشکلات پیدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہم ان کا کچھ نہیں کرسکتے۔ صرف اپیل کرسکتے ہیں کہ رمضان میں ناجائز منافع خوری نہ کریں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ تحریک نجات اور ٹرین مارچ ٹریلر تھا اب فائنل راؤنڈ ہوگا۔ تحریک عدم اعتماد کی تیاریوں سے "دونوں" ڈر رہے ہیں۔ حکمران جماعت قوم سے جو سلوک کررہی ہے اس سے اسی کی توقع تھی۔ ٹرین مارچ کے دوران پورا پاکستان تحریک کے ساتھ دوڑ رہا تھا۔ ہڑتال کی اپیل کی تو پورا ملک بند ہوگیا۔

○ شاہ بندر کیس سے بریت کے لئے مرتضیٰ بھٹو کی درخواست مسترد کردی گئی۔ جج نے کہا کہ پورے مقدمے کا میرٹ پر فیصلہ ہونے والا ہے اس لئے اس مرحلہ پر مرتضیٰ بھٹو کے ملوث ہونے یا نہ ہونے پر فیصلہ نہیں دینا چاہتا۔

○ بنگلہ دیش میں ملک گیر ہڑتال کی گئی۔ ڈھاکہ بموں کے دھماکوں سے لرز اٹھا تلاشی کے دوران ۱۲ سو سے زائد شہری گرفتار ہو گئے۔ ہڑتال کی اپیل اپوزیشن کی طرف سے کی گئی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اسیر ارکان کو دیکھنے کے لئے جلد وزیر داخلہ کے ساتھ جیل کا دورہ کروں گا۔ سپیکر نے اپوزیشن ارکان کو یہ یقین دہانی ان کے نکتہ اعتراض پر کرائی جنہوں نے اپوزیشن کے اسیر ارکان سے جیل میں بدسلوکی کی شکایت کی تھی۔

○ مہنگائی کے خلاف ملک بھر کے ۲۲ لاکھ کلرکوں نے قلم چھوڑ ہڑتال کی۔ دفاتر پر مکمل تالہ بندی کی گئی احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ بڑا جلوس پشاور میں نکالا گیا۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاک چین دوستی بہت مضبوط ہے۔ دفاعی صنعتی تعاون بڑھائیں گے۔ ملکی سلامتی کو ہر کام پر ترجیح دی جائے گی۔ وہ چھ جیٹ طیارے پاک فوج کے حوالے کرنے کی تقریب میں پاک فضائیہ کے مستقر قراقرم ۸ پر خطاب کر رہی تھیں۔

○ کراچی میں پھر موت کا کھیل شروع ہوگیا ہے۔ کار سواروں نے ۷۔ شہریوں کو قتل کر دیا۔ فائرنگ کے مختلف واقعات میں ایک ہی کار استعمال کی گئی جسے ناظم آباد سے چھینا گیا تھا۔ شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔

○ روسی سفیر نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو جتنی جلدی ماسکو کا دورہ کریں اتنا ہی بہتر ہے۔ سیاسی طور پر تاخیر کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی دونوں ممالک کے دفاتر خارجہ نے تعاون کے تمام معاہدوں کی منظوری دے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پر ایسی مصالحت ہونی چاہئے کہ کسی کو کچھ کھونے کا احساس نہ ہو۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل میں کشمیریوں کی مرضی کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان اور بھارت کے پاس مہلک جوہری ہتھیار ہیں۔ کشمیر پر تیسری جنگ تباہ کن ہوگی۔

○ کوریا کے تاجر اور صنعتکار بلوچستان میں سرمایہ کاری کریں گے۔

○ مسٹر آصف زرداری ایم این اے نے کہا ہے کہ تحریک نجات کی طرح تحریک عدم اعتماد بھی ناکام ہوگی۔

○ بلوچستان کے وزیراعلیٰ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے بلوچستان کو گیس کی رائلٹی کا حق دیا جائے۔

○ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر نے کہا ہے کہ اگر سپیکر کی رولنگ پر عمل درآمد نہ ہوا تو ایوان نہیں چل سکے گا۔ سپیکر کو دیئے گئے اختیارات واضح ہیں ان کی رولنگ پر عمل ہونا چاہیئے۔

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: کے اے بشیر
فون 211806

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیارشدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات تیار ہیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فرائض کی ادائیگی خواہ دینی ہو یا دنیاوی طاقت و توانائی کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ہماری قابل اعتماد زود اثر دوائیں استعمال کریں۔

زد جام عشق	معجون فلاسفہ
شباب آور موتی	لبوب کبیر خاص
سونے چاندی کی گولیاں	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
حب ہمزاد	نواب شاہی گولیاں

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-94524- فیکس- 534

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ ننند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت /15,000 ڈش 6 فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 355422 7235175

ضرورت برائے ایڈمن آفیسر

ہمیں اپنی ٹیکسٹائل مل کیلئے ایڈمن آفیسر کی ضرورت ہے۔ امیدوار کو کم از کم بی اے اور ترجیحاً ایل ایل بی ہونا چاہیئے۔
• عمر 40 سے 50 سال کے درمیان۔
• کسی مل یا انڈسٹری میں کم از کم ۱۵ سال اس کام میں تجربہ ضروری ہے
• لیبر قوانین سے مکمل واقفیت ہونی چاہیئے
اپنی درخواستیں مع مکمل اسناد کی فوٹو کاپی کے درج ذیل پتہ پر 31 جنوری تک ارسال کریں۔
شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ
83 شاہراہ قائداعظم لاہور